سلسلۂ نباتاتِ قرآن (قسط14)

یَقْطِین

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

عربی: الدّبّاء (واحد دبّاءة)' القرع (واحد قَرْعَة)' الیقطین (واحد یقطینة)

فارسی: کدو — کشمیری: آل

اردو ہندی: لوکی — لاطینی: Cucurbita

گجراتی: دودھی — نباتاتی نام: Lagenaria siceraria standi

بنگالی: لَو — خاندانی نام: Cucurbitacease

''یَقْطِین'' کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک بار' سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت ۱۴۶ میں آیا ہے۔ سیاقِ کلام ملاحظہ ہو:

﴿وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۝۱۳۹ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ۝۱۴۰ فَسَاھَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ۝۱۴۱ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَھُوَ مُلِیْمٌ۝۱۴۲ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ۝۱۴۳ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۝۱۴۴ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ سَقِیْمٌ۝۱۴۵ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ۝۱۴۶﴾

''اور یقیناً یونسؑ بھی رسولوں میں سے تھا۔ یاد کرو جب وہ ایک بھری کشتی کی طرف بھاگ نکلا۔ پھر قرعہ اندازی میں شریک ہوا اور اس میں مات کھائی۔ آخر کار مچھلی نے اُسے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا۔ اب اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو روزِ قیامت تک اُسی مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔ آخر کار ہم نے اسے بڑی سقیم حالت میں ایک چٹیل زمین پر پھینک دیا اور اُس پر ایک بیل دار درخت اُگا دیا۔''

اگرچہ لفظ یقْطِین عربی زبان میں ہر اُس پودے کو کہتے ہیں جو اپنی ڈنٹھل پر کھڑا نہ ہو' جیسے تربوز' ککڑی اور کھیرا وغیرہ' لیکن یہ لفظ خاص طور پر کدو کے لیے مستعمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے:

﴿وَاَنۡۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ﴾ (الصّٰفّٰت)

''اور ہم نے اُس پر ایک بیل دار درخت اُگا دیا۔''

ممکن ہے یہ اعتراض پیدا ہو کہ جو پودا اپنی ڈنٹھل پر کھڑا نہیں ہوتا اُس کو تو نجم کہتے ہیں' اُس کو شجر نہیں کہتے' کیونکہ شجر تو اُس پودے کو کہتے ہیں جو اپنے تنے پر کھڑا ہو۔ لیکن اہل لغت اس کے قائل ہیں۔ پھر ارشادِ باری تعالیٰ ﴿شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ﴾ میں لفظ ''شجرۃ'' لغت کے خلاف کیسے ہوسکتا ہے؟

قرآن مجید میں ''یقطین'' کا جو ذکر ہے اُس سے مراد کدّو کا درخت ہے۔ اس کے پھل کو ''کدّو'' اور ''لوکی'' کہتے ہیں اور اس کے درخت کو یقطین کہتے ہیں۔

عربی میں کدّو کے لیے الدّبّاء اور القَرْع کے الفاظ بھی مستعمل ہیں اور احادیث میں زیادہ تر یہی الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مَیں بھی گیا۔ داعی نے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جَو کی روٹی' خشک گوشت اور کدّو کا بنا ہوا سالن پیش کیا۔ میں نے کھانے کے دوران رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ پیالے کے اردگرد سے کدّو کے قتلے چن چن کر کھا رہے تھے۔ اُسی روز سے میرے دل میں کدّو کی رغبت پیدا ہوگئی۔

ابوطالوت بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' جبکہ وہ کدّو کھا رہے تھے اور کہتے تھے کہ ''اے درخت! تیری کیا حقیقت ہے' میں تو تجھے رسول اللہ ﷺ کے پسند کرنے کی وجہ سے پسند کرتا ہوں۔'' (ترمذی)

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! جب تم کوئی ہانڈی پکانے کے لیے تیار کرو تو اس میں زیادہ مقدار میں کدّو ڈال لو' اس لیے کہ کدّو رنجیدہ دلوں کو مضبوط کرتا ہے۔''

بعض احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے کے لیے کدّو سے بنا ہوا پیالہ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

طبّی نقطۂ نظر سے کدّو سرد تر ہوتا ہے۔ یہ معدے سے جلد نیچے اتر کر نیچے کی جانب چلا جاتا ہے اور اگر ہضم ہونے سے پہلے فاسد نہ ہو تو اس سے عمدہ خلط پیدا ہوتی ہے۔ اس کی

خاصیت یہ ہے کہ اس کو جس چیز کے ساتھ استعمال کیا جائے، ہضم ہونے کے بعد اُسی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو رائی کے ہمراہ استعمال کریں تو خلط حریف پیدا ہوگی، اور اگر نمک کے ساتھ کھائیں تو خلط نمکین ہوگی، اور اگر قابض چیز کے ساتھ کھائیں تو قابض خلط میں تبدیل ہوگا اور اگر بہی کے ساتھ اس کو پکا کر کھائیں تو بدن کو عمدہ غذائیت بخشتا ہے۔

کدّ ولطیف آبی ہوتا ہے۔ مرطوب بلغمی غذا فراہم کرتا ہے۔ بخار زدہ لوگوں کے لیے نافع ہے۔ سرد مزاج لوگوں کو راس نہیں آتا۔ اسی طرح بلغمی مزاج لوگوں کے لیے موزوں نہیں۔ اس کا پانی تشنگی کو دُور کرتا ہے اور اگر اس کو پیا جائے یا اس سے سر کو دھویا جائے تو گرم سر درد کو ختم کرتا ہے۔ پاخانہ نرم کرتا ہے، خواہ کسی طرح بھی استعمال کیا جائے۔ بخار زدہ لوگوں کے لیے اس جیسی یا اس سے زیادہ زود اثر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ اگر گوندھے ہوئے آٹے کو اس پر لگا دیں اور چولہے یا تنور میں اس کو بھون کر اُس کے پانی کو لطیف مشروب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بخار کی تیز قسم کی حرارت کو ختم کرتا ہے، تشنگی دُور کرتا ہے اور عمدہ تغذیہ کرتا ہے، اور اگر اس کو ترنجبین اور بہی کے مربے کے ساتھ استعمال کیا جائے تو خالص صفرا کا اسہال کرتا ہے۔

اگر کدّ و کو پکا کر اس کو تھوڑا سا شہد اور سہاگا کے ساتھ پیا جائے تو صفرا اور بلغم دونوں کو ایک ساتھ خارج کرتا ہے۔ اگر اس کو پیس کر سر پر مالش کریں تو دماغ کی حرارت کے لیے بے حد مفید ہے۔

اگر کدّ و کے چھلکے کو نچوڑ کر اس کا پانی روغنِ گل کے ساتھ آمیز کریں اور اس کو کان میں ٹپکائیں تو کان کی حرارت اور ورم کے لیے نافع ہے۔ اس کا چھلکا آنکھ کے گرم ورم کے لیے بھی مفید ہوتا ہے اور گرم نقرس کو بھی ختم کرتا ہے۔ گرم مزاج اور بخار زدہ لوگوں کے لیے یہ غیر معمولی طور پر نفع بخش ہے۔ اگر معدے میں اس کا مقابلہ کسی ردّی خلط سے ہو جائے تو یہ بھی اُسی ردّی خلط میں تبدیل ہو جاتا ہے اور بدن میں خلط ردّی پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے ضرر کو سرکے اور پودینے کی چٹنی سے دُور کیا جا سکتا ہے۔

قارئین نوٹ فرما لیں کہ ''یقطین'' کے تذکرے پر مشتمل اس مضمون پر ''سلسلۂ نباتاتِ قرآن'' تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔